روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۳

ہفتہ - ۲ شعبان ۱۴۱۴ھ ' ۱۵ صلح ۱۳۷۳ ہش ' ۱۵ جنوری ۱۹۹۴ء

اللہ کی طرف دعوت دینا احسن قول ہے

ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد ویگانہ کو دنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے۔ وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے وہ قول احسن نہیں۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے' بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے' جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۴)

اعلان نکاح

○ محترم پروفیسر محمد شریف خان صاحب رقم فرماتے ہیں :-

میرے بیٹے عزیزم محمد مسعود خان کا نکاح مکرم و محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہمراہ عزیزہ مکرمہ منزہ منان قریشی صاحبہ بنت مکرم و محترم برادرم عبدالمنان قریشی آف مانٹریال کینیڈا حال کراچی سے بعوض =/۱۰۰۰۰ کینیڈین ڈالر مورخہ ۹۴-۱-۷ بروز جمعۃ بیت المبارک میں بعد از نماز عصر پڑھا۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک کرے۔ آمین۔

ضروری اعلان

گزارش ہے کہ نور الدین اکیڈمی کے طلباء کے والدین کی میٹنگ مورخہ ۱۵۔ جنوری بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہوگی۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ میٹنگ میں ضرور شمولیت اختیار کریں۔

تقریب نکاح ورخصتانہ

○ مکرم محمود احمد صاحب اشرف مربی سلسلہ و استاذ الجامعہ ابن مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ محترمہ امتہ القدوس فائزہ صاحبہ بنت مکرم حمید حسن منور صاحب لاہور مورخہ ۳۰۔ دسمبر ۹۳ء منعقد ہوئی۔ بارات مورخہ ۳۰۔ دسمبر ۹۳ء کو ربوہ سے مکرم حمید حسن منور صاحب کی رہائش گاہ واقعہ لاہور کینٹ پہنچی جہاں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نکاح کا اعلان

باقی صفحہ ۷ پر

داعیان الی اللہ کیلئے ایک قیمتی دعا۔ نعمت غیر مترقبہ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت موسیٰؑ کی یہ دعا "کلام الٰہی" میں مذکور ہے (-) اے میرے اللہ میرا سینہ کھول دے۔ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے۔ (-) اور جو فریضہ تو نے مجھ پر عائد فرمایا ہے۔ اسے آسان کر دے۔ داعین الی اللہ جو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے نکلتے ہیں ان کے لئے یہ دعا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس دعا کو ذہن میں رکھ کر اور اس طرح یہ دعا کرتے ہوئے جس روح اور جذبے کے ساتھ حضرت موسیٰ نے یہ دعا کی تھی اگر کوئی داعی الی اللہ وقت کے بڑے بڑے جابر کو بھی دعوت دینے کے لئے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کو شرح صدر عطا ہو گا اس کی زبان کھولی جائے گی۔ اس کی مشکلات آسان کی جائیں گی اور اس جابر کے خوف سے اس کو بچایا جائے گا (-) کہ مجھ سے صحیح گفتگو نہیں ہوتی۔ میں تو تتلا ہوں اور اٹک کر بولتا ہوں۔ اور وقت کے' اس زمانے کے سب سے بڑے جابر کے پاس تیرا پیغام لیکر جا رہا ہوں تو ہی میری زبان کی گرہ کشائی فرما اور اس گرہ کو کھول دے (-) اور ایسی فصاحتِ کلام عطا کر کہ جو میں کہوں اس کو خوب اچھی طرح وہ لوگ سمجھنے لگیں۔ صرف میں بات ہی نہ کرنے والا ہوں بلکہ وہ بلت نوجہوں سے دلوں تک اتر جانے والی ہو اور وہ خوب اچھی طرح سمجھ رہے ہوں۔ پھر عرض کیا (-) لیکن میرے اہل میں سے ایک وزیر بھی میرا مقرر فرما دے (-) یہ میرا بھائی ہارون ہے میں اس کی تجھ سے التجاء کرتا ہوں (-) اس کے ذریعہ میرا بازو میری طاقت کو مضبوط فرما (-) اور میرے ساتھ جو تو نے نیکی کا معاملہ کیا ہے۔ اس میں اس کو بھی شریک کر دے۔

پس دنیا میں تو انسان شریک نہیں چاہتا لیکن نیکیوں میں شریک چاہنے کی دعا ہمیں بتائی گئی ہے کہ یہ ایک ایسی دولت نہیں ہے کہ جس کو تم اپنے تک محدود رکھو اور دوسروں تک پہنچانے سے بخل سے کام لو۔ اس میں خدا تعالیٰ سے خود شریک مانگا کرو۔ (-) اے خدا یہ اس لئے ہو کہ ہم سب مل کر پھر تیری خوب تسبیح کریں (-) اور خوب تیرا ذکر بلند کریں۔ اے خدا تو ہمیں خوب دیکھ رہا ہے۔

(از خطبہ ۳۔ مئی ۱۹۹۱ء)

☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۵ / صلح ۷۳ ۱۳ھش ۱۵ / جنوری ۱۹۹۴ء

عالمی احمدیہ ٹی وی

انگریزی میں کہتے ہیں خیالات کے پر ہوتے ہیں۔ یعنی خیالات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ کوئی شخص ان کے آگے دیوار کھڑی نہیں کر سکتا۔ وہ اڑتے ہیں اور اتنا اونچا اڑ سکتے ہیں کہ کوئی دیوار کھڑی بھی کرے تو اسے خیال کو روکنے میں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اگر دیکھا جائے تو خیالات ہی عالمی انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ ایک دل سے دوسرے دل میں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ۔ اور اس طرح وسیع سے وسیع تر حلقہ کو متاثر کرتے چلے جاتے ہیں۔

لیکن جب الفاظ کو پر لگ جائیں تو پھر توانہیں روکنے کا کسی کو خیال تک نہیں آنا چاہئے۔ وہ خیالات سے بھی زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔ خیالات کو تو سمجھنے میں مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔ مفہوم غلط لیا جا سکتا ہے۔ لیکن الفاظ تو صاف اور واضح ہوتے ہیں ہر شخص سن سکتا ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ الفاظ زیادہ بہتر طریق پر انقلاب لا سکتے ہیں۔

احمدیہ عالمی ٹی وی کا آغاز الفاظ کو پر لگنے والی بات ہے۔ اب دنیا کے ہر کونے میں اور ہر شخص کے گھر میں الفاظ پہنچائے جا سکتے ہیں۔ یہ بات تصور میں لانا بھی ممکن نہ تھا۔ لیکن کہتے ہیں نا کہ خدا کے کام نرالے ہوتے ہیں انسان کا تصور تو بہت محدود ہے۔ اس کی طاقتیں بھی محدود ہیں۔ وہ کیا سوچتا ہے اور کیا کر سکتا ہے۔ اس کا دائرہ بہت ہی تنگ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں کی وسعت ہر چیز پر حاوی ہے۔ احمدیہ عالمی ٹی وی اللہ تعالیٰ کی وہ عطا ہے جو ہم سب کے تصورات سے بہت بڑھ کر ہے۔

خدا تعالیٰ جو کہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ اس کے لئے ہر انسانی کوشش محدود تھی اور کم تر تھی۔ لیکن اب اس نے اپنی بات پوری کرنے کے لئے احمدیہ عالمی ٹی وہ کا اجراء کر دیا ہے۔ اب احمدیت کی بات دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ سنی جائے گی اور سعید روحیں اس پر کان دھریں گی۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس عطا کے لئے اس کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ اس عالمی احمدیہ ٹی وی کے لئے ہم سب قابل مبارکباد ہیں۔ سب کو مبارک ہو۔ اور سب سے زیادہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح کو عالمی احمدیہ ٹی وی کے اجراء کی مبارک ہو۔ مبارک ہو مبارک ہو۔

تصوّر میں نہ آسکتی تھی یہ بات
ہمیں بھی عالمی چینل ملے گی
خطاب اپنا زمانے بھر سے ہو گا
ہر اِک لمحہ کلی دل کی کھلے گی

ابوالاقبال

اگر نصیب ہو مجھ کو تری نگاہِ کرم
یہی بہشت ہے میرے لئے اے والا حشم

کبھی بُلائیں وہ مجھ کو تو سر کے بل جاؤں
کہ ان کا قرب ہے مجھ کو مثالِ باغِ ارم

ڈرا سکیں نہ مجھے دھمکیاں زمانے کی
ہٹا نہ پیچھے کبھی بڑھ گیا جو میرا قدم

خوشا نصیب جو عشقِ شہِ مدینہ میں
بصد خلوص کراتے ہیں اپنے سر کو قلم

سلام پہنچے اسیرانِ راہِ مولےٰ کو
بنے ہوئے ہیں جو مدت سے کشتگانِ ستم

مرے خلوص کا تم کو یقیں نہیں آتا
بایں ہمہ یہ کبھی بھی نہ ہو سکے گا کم

وہ خود ہی دیکھ کے شرمندہ ہوں گے اے شبیّر
مری وفاؤں کے باوصف اپنا ظلم و ستم

شبیر احمد

دعا ایک تنکے کو شہتیر کی طاقت عطا کر سکتی ہے

دعا ایک ایسی طاقت ہے جو ایک تنکے کو شہتیر کی طاقت عطا کر سکتی ہے اور دعا ہی سے قطرے سمندر بنا کرتے ہیں۔ آپ کی نصیحت کے قطرے بیکار جائیں گے اور ارد گرد کی پیاسی زمین ان کو جذب کر کے ان کا نشان بھی باقی نہیں چھوڑے گی۔ ہاں اگر دعا کی برکت ان کو حاصل ہوئی تو پھر ضرور سمندر بنیں گے۔ ضرور کل عالم کی پیاس بجھانے کی صلاحیت حاصل کر لیں گے۔ پس دعاؤں کے ذریعہ اپنے ہم وطنوں کی بھی مدد کریں۔ ظالموں کے ہاتھ روک کر مظلوموں کی بھی مدد کریں اور نصیحت کرتے چلے جائیں تاکہ دنیا میں سچ کا بول بالا ہو اور بالآخر انسان کو عقل آجائے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ہماری تاریخ

محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل) اپنی کتاب حیات نور میں لکھتے ہیں:-

۱۷ اپریل ۱۹۰۹ء کا ذکر ہے کہ حضور درس القرآن کے لئے بیت اقصیٰ میں تشریف لائے اور حضور نے سورہ آل عمران کے پانچویں رکوع کا درس دیا اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر فرمایا ہے جو اس نے حضرت مریمؑ پر نازل کئے اور بتایا ہے کہ کس طرح ان کے پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے سامان مہیا کئے کہ جن کے نتیجہ میں ان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت ہوئی اور وہ ایک خدا نما وجود اور صدیقہ بن گئیں۔ حضور کا ذہن قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کی طرف منتقل ہو گیا جو اس نے خود حضور کی ذات والا صفات پر کئے تھے اور حضور نے محبت الٰہیہ کے جذبات سے سرشار ہو کر فرمایا "میں تمہیں کہاں تک سناؤں سناتے سناتے تھک گیا مگر خدا کی نعمتوں کے بیان کرنے سے میں نہیں تھکتا۔ اور نہ مجھے تھکنا چاہئے۔ اس نے مجھ پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں۔ یہاں ایک اخبار کے ایڈیٹر نے اپنی نظم چھاپی ہے "مجھے معلوم نہ تھا" میں اسے پڑھتا اور سجدے میں گر جاتا۔ چونکہ وہ بہت درد سے لکھی گئی تھی اس لئے اس نے میرے درد مند دل پر بہت اثر کیا۔ وہ صوفیانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی نظم تھی۔ میں جس بات پر شکر کرتا ہوں وہ یہ تھی کہ خدا مجھ پر وہ وقت لایا ہی نہیں کہ (میں یہ کہوں کہ) "مجھے معلوم نہ تھا" میں نے ہوش سنبھالتے ہی مولوی محرم علی، مولوی اسماعیل، مولوی اسحاق کی کتابوں النصیحۃ المسلمین تقویۃ الایمان اور روایات المسلمین وغیرہ کو پڑھا اور ان سے توحید کا وہ سبق پڑھا کہ ہر غلطی سے (اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ) محفوظ رہا۔ غرض خدا تعالیٰ جن کو نوازتا ہے عالم اسباب کو بھی ان کا خادم کر دیتا ہے"

یہ نظم جس کے متعلق حضور نے فرمایا اس نے میرے درد مند دل پر بہت اثر کیا۔ مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی تھی۔ جو ان دنوں اخبار بدر کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ اس نظم کا پہلا شعر یہ تھا کہ ۔

عارضی رنگِ بقا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سرمہ ءِ چشمِ فنا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مکرم قاضی صاحب اسی سلسلہ میں حضور کی قبولیت دعا کا ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"میں دفتر بدر میں حسب معمول ایک دن چارپائی پر لیٹے ہوئے بستر کو تکیہ بنائے اور آگے میز رکھے ہوئے دفتر ایڈیٹر و مینیجر کا فرض بجا لا رہا تھا۔ جب مجھے حضرت امام جماعت الاول کی ایک چٹ ملی جس پر مرقوم تھا "میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا"۔ میں کچھ حیرت زدہ ہوا کیونکہ یہ تو درست بات تھی کہ میرے دو لڑکے یکے بعد دیگرے چالیس دن کے اندر گولیکی (ضلع گجرات) میں فوت ہو چکے تھے۔ جمشید ۷/ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو بعمر ساڑھے نو ماہ اور خورشید پلوٹھا ۱۱/ نومبر ۱۹۰۸ کو بعمر ۵ سال ۸ ماہ۔ مگر میں نے حضور کی خدمت میں دعا کی کوئی تحریک نہیں کی تھی۔ آخر معلوم ہوا کہ میری یہ نظم والدہ عبدالسلام حضرت اماں جی نے گھر میں ترنم سے پڑھی۔ حضرت امام جماعت الاول آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے جو ناگاہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا "(سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) مجھے تو معلوم تھا"

اماں جی نے بتایا کہ یہ نظم اکمل صاحب کی ہے۔ جو آپ کی شاگرد سکینۃ النساء کے شوہر ہیں۔ بیچاروں کے دو بیٹے یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت امام جماعت الاول پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ حضور کی توجہ فوراً دعا کی طرف پھر گئی۔ اور اس کے بعد حضور نے مجھے وہ رقعہ لکھا جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد ۱۹۱۰ء میں میرے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام آپ نے عبدالرحمان رکھا (جنید ہاشمی بی۔ اے) اور پونے تین سال بعد ۱۹۱۳ء میں دوسرا لڑکا تولد ہوا جس کا نام آپ نے عبدالرحیم رکھا۔ (شبلی ایم۔ کام) اور اس طرح ہم نے آپ کی دعا کی قبولیت کا نظارہ دیکھا۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)

مکرم قاضی صاحب نے حضرت امام جماعت الاول کی قبولیت دعا کے واقعات کے سلسلہ میں ایک اور واقعہ بھی بیان کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

لکھنؤ کے شیخ محمد عمر صاحب لاہور میڈیکل میں پڑھتے تھے۔ (جو بعد میں ڈاکٹر محمد عمر کے نام سے سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص نامور ممبر جناب بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور کے داماد ہوئے"۔) طبیعت آغاز سے ہی آزاد پائی تھی۔ کسی کے سامنے جھکتے نہ تھے۔ بلحاظ وضع قطع اور انداز گفتگو وہ کچھ نہ تھے جو باطن میں تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد خواں، مہمان نواز، غربا، مریضوں کے ہمدرد، ۔ وہ حضرت امام جماعت الاول کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ ان کی میڈیکل کے استادوں اور سربراہ سے نہیں بنتی تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ مجھے کوئی نہ کوئی نقص نکال کر فیل کر دیا جاتا ہے جب دو سال متواتر فیل قرار دیئے گئے تو دیدہ و دانستہ امام جماعت الاول کے جذبات کو برانگیخت کرنے کے لئے ان کی محفل میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے واشگاف غیر مومنانہ الفاظ میں کہنے لگے خدا یا تو ہے ہی نہیں یا ہے تو میڈیکل ممتحنین کے سامنے اس کی پیش نہیں جاتی" حضرت مولوی صاحب نے سن لیا اور آنکھیں اوپر اٹھا کر فرمایا۔ "ہلاجی" (یعنی اچھاجی) اور پھر اپنے مطب کے کام میں مشغول ہو گئے اسی سال محمد عمر صاحب ڈاکٹر بن گئے اور کامیاب قرار پائے۔ میرے پاس آئے کہ اب یہ خبر کس طرح پہنچاؤں اور کس منہ سے حاضر خدمت ہوں۔ میں نے کہا چلو چلتے ہیں۔ میں نے بیٹھتے ہی عرض کر دیا کہ محمد عمر پاس ہو گئے۔ آپ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "دیکھا میرے قادر خدا کی قدرت نمائی"

انعامات الٰہیہ کا ذکر ہو رہا تھا اس کے ساتھ ہی ایک ملتا جلتا اور واقعہ بھی عرض کئے دیتا ہوں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں:-

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرما رہے تھے کہ نجات خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ مگر اس کے فضل کے جاذب اعمال صالحہ ہیں۔ پس نجات کے لئے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی ضروری چیز ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

عطاء المجیب راشد۔ لندن

جماعت ماریشس کی خوش بختی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں ماریشس میں رونق افروز ہیں۔ اس جماعت کی خوش بختی اور سعادت ہے کہ انہیں دل و جان سے پیارے آقا کی خدمت اور صحبت کا شرف مل رہا ہے۔

گزشتہ خطبہ حضور انور نے ماریشس میں ارشاد فرمایا جو ساری دنیا میں MTA کے ذریعہ دیکھا اور سنا گیا اس طرح ماریشس بھی ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے جہاں سے حضور انور کے کلمات براہ راست ساری دنیا میں نشر ہوئے۔ مزید سعادت ماریشس کو یہ نصیب ہوئی ہے کہ قادیان کے عالمی جلسہ سالانہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی خطاب بھی سرزمین ماریشس سے ہوا اور ساری دنیا میں نشر ہوا۔

اس خصوصی اور منفرد اعزاز کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے اپنے اردو خطاب کے بعد مختصر انگریزی خطاب میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے عجیب اور حسین تصرفات میں سے ایک بات یہ ہے کہ قادیان دارالامان سے بیرونی دنیا میں سب سے پہلا داعی الی اللہ ۱۹۱۴ء میں برطانیہ میں وارد ہوا اور دوسرا داعی الی اللہ ۱۹۱۵ء میں ماریشس میں وارد ہوا۔ ۱۹۹۱ء میں قادیان کے تاریخی جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شمولیت کرنے کے بعد جب حضور انور نے ۱۹۹۲ء میں قادیان کے پہلے عالمی جلسہ سالانہ میں براہ راست خطاب کے ذریعہ شمولیت فرمائی تو یہ تاریخ ساز تقریب لندن میں منعقد ہوئی اور ۱۹۹۳ء میں قادیان کے دوسرے عالمی جلسہ سالانہ کی تقریب منعقد کرنے کا اعزاز ماریشس کو حاصل ہوا جس میں حضور انور نے شمولیت فرمائی اور حضور کا خصوصی خطاب ساری دنیا میں نشر ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اور سعادت جماعت ماریشس کے لئے بے حد مبارک کرے اور ہمیشہ ترقیات سے نوازتا رہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک کو یہ بشارت اور وعدہ دیا تھا کہ "میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ خدائی وعدہ مختلف رنگوں میں بارہا پورا ہو چکا ہے اور آج کل تو MTA کے پروگراموں کے ذریعہ اس آسمانی بشارت کا ظہور نئی سے نئی شان کے ساتھ ہو رہا ہے۔ عالمی جلسہ سالانہ قادیان سے بھی اس نشان کے

باقی صفحہ ۵ پر

ناصر احمد خالد

قادیان کا جلسہ سالانہ

بخدمت جناب مولانا نسیم سیفی صاحب۔ سلام اور رحمت۔ آج ۲۶۔ دسمبر کی شام ہے۔ اور میں ابھی ابھی احمدیہ دارالذکر سے قادیان دارالامان کے ۱۰۲ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت صاحب کا ماریشس سے دنیا بھر میں براہ راست وایا سیٹلائٹ ٹیلی کاسٹ ہونے والا اختتامی خطاب سن کر آرہا ہوں۔ ایک عجیب کیف اور وجد کی کیفیت دل پر طاری ہے اور اس واردات قلبی کے دوران یہ سطور تحریر کر رہا ہوں۔ اس خطاب کے دوران میں نے چشم تصور سے بارہا یہ محسوس کیا۔ کہ میں بھی قادیان دارالامان کے گلی کوچوں میں حضور کی سربراہی میں گھوم پھر رہا ہوں۔ قادیان! میرے خوابوں کی بستی۔ جہاں میں نے اپنے بچپن کے چند ابتدائی سال گذارے عصر کی نماز کا وقت ہے۔ اور مہمان خانہ کی جانب سے حضرت مولوی شیر علی صاحب بیت المبارک کی طرف دوستوں کو نماز کی ادائیگی کی تلقین کرتے ہوئے اور سلام اور رحمت کی دعائیں دیتے ہوئے آرہے ہیں۔ دوسری طرف سے حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب۔ لمبا سا چغہ پہنے ہوئے۔ نظریں جھکائے۔ اپنی لگن میں مگن' نپے تلے قدموں سے تیز تیز بیت المبارک کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ لو! وہ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی بھی کشاں کشاں آرہے ہیں۔ اور سب بزرگ تقریباً ایک ہی وقت میں احمدیہ چوک میں اکٹھے ہو کر بیت المبارک کی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ جب حضور پرنور ان بزرگوں کا ذکر فرما رہے تھے تو میں اپنی انگلیوں پر گنتا جاتا تھا۔ تو ان میں سے نو بزرگوں کی خاکسار نے اپنے بچپن میں قادیان میں زیارت کی یا ان سے باتیں کیں اور ان کی باتیں سنیں۔ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی تو میرے دادا جان حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لنڈن کے خسر تھے۔ اور حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی سے تو میری خط و کتابت بھی رہی۔ مگر یہ ۱۹۵۹ء سے پہلے کی بات ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر (برادر اکبر علی برادران) کے مجذوب بیٹے میاں عبداللہ کا اس پر اثر انداز میں ذکر فرمایا۔ کہ میری آنکھیں نم ہو گئیں۔ میاں عبداللہ' ہاتھ کی انگلیوں میں بہت سی انگوٹھیاں پہنے ہوئے۔ خود کلامی کرتے ہوئے۔ احمدیہ چوک اور ڈاکٹر احسان علی صاحب کی دوکان کے آس پاس نظر آتے تھے۔ ہم ان سے انگریزی سنانے کی فرمائش کرتے۔ اور وہ فر فر انگریزی بولتے۔ جو ہماری سمجھ سے بالا تھی۔ حضور کی فرمائش پر ۱۹۶۴ء کی ملاقات میں جو شعر انہوں نے سنایا۔

وفا تجھ سے مری شہرت نہیں بر عکس ہے قصہ
تیری ہستی تو مجھ سے ہے نہ میں ہوتا نہ تو ہوتی

یہ شعر قادیان اور قادیان سے نقل مکانی کرنے والوں کا ترجمان ہے۔ لوگ انہیں دیوانہ سمجھتے تھے۔ مگر اس دیوانگی پر ہزار فرزانگی قربان۔

اللہ! اللہ! آسمان احمدیت پر چمکنے والے کیسے کیسے درخشندہ ستارے تھے۔ جو یقیناً اس دنیا کے لوگ نہ تھے۔ گو بظاہر چلتے پھرتے اسی دنیا میں تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی یادگار "مجلس عرفان" جو بیت المبارک کی چھت پر مغرب کی نماز کے بعد لگتی تھی۔ اس کا منظر بھی ذہن میں وڈیو فلم کی طرح محفوظ ہے۔ ہم گرمیوں میں بڑے بڑے پنکھوں سے حاضرین مجلس کو ہوا پہنچاتے۔ اور پانی پلاتے۔ بلکہ ایک دفعہ مجھے وہاں حضور کے پاؤں دبانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

باتیں تو بہت ہیں۔ مگر میں طوالت کے خوف سے حضور کی ایک نظم بعنوان "قادیان کی یاد" منقولہ اخبار الفضل مورخہ ۲۵/ جولائی ۱۹۲۴ء کے چند شعر نقل کر کے اس خط کو ختم کرتا ہوں۔ یہ نظم حضور نے اپنے پہلے سفر یورپ میں فرمائی تھی۔۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا' ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں
آہ کیسی خوش گھڑی ہو گی کہ بانیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں
جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ نیا سال جیلوں کے اندر بند اسیران راہ مولا۔ اور جیلوں سے باہر ضمیر کے قیدیوں کی رہائی کا سال ہو۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

الفضل کیلئے حضرت خلیفتہ المسیح الثانی کی دعائیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے الفضل کے اجراء کے وقت جو دعائیں مانگی تھیں ان میں سے بعض دعائیں احباب کرام کے سامنے پیش کی جارہی ہیں۔

میں بھی اپنے ایک مقتدا اور راہ نما اپنے مولا کے پیارے۔ بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ... اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے اے قادر مطلق خدا۔ اے میرے طاقتور بادشاہ۔ اے میرے رحمان و رحیم مالک اے میرے رب میرے مولا میرے ہادی۔ میرے رازق۔ میرے حافظ۔ میرے ستار۔ میرے بخشنہار جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا۔ جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے جو مارے پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے میرے حقیقی مالک میرے مولیٰ تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے تیرے پاک رسول کا نام بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ میری پوشیدہ باتوں کا رازدار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں۔ میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں میں بیمار ہوں۔ میں تو پہلے کاموں کا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی میری کمر تو پہلے ہی خم ہے یہ ذمہ داریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دیں گی ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ تیرا ہی فضل ہے جس کے ساتھ میں سرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں۔..... اے میرے مولیٰ اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں (۔) کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا"۔

(الفضل ۸۔ جون ۱۹۱۳)

پس ہمیں حضرت امام جماعت الثانی بانی الفضل کی ان دعاؤں کے نتیجہ میں الفضل کی اشاعت و ترویج اور اس کی ترقی و بہبود کے لئے اپنا تن من دھن نثار کر دینے کے لئے تیار ہونا چاہئے تاکہ جلد تر وہ پورا ہو جس کے متعلق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"الفضل جس صبح صادق کا پیغام لے کر آج آپ کے ہاتھوں تک پہنچا ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد تر روز روشن میں تبدیل فرمادے اور تمام دنیا اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے نور سے روشن ہو جائے"

(الفضل ۲۸/ نومبر ۱۹۸۸ء)

اے اللہ تو ہمیں بھی ان دعاؤں میں حصہ دار بنا اور ان کے مطابق ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرما تاکہ تیرے دین کا سارے جہان میں بول بالا ہو۔

خدا تعالیٰ نے حضور اقدس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور الفضل کی اشاعت بعض وقتی رکاوٹوں کے باوجود جاری و ساری رہی ہے۔ اور اب تو انٹرنیشنل الفضل کا باقاعدہ ہفت روزہ اجراء لندن سے شروع ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور جماعت کے اس آرگن کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے

اللہ تعالیٰ کو ایسا انسان بہت محبوب ہے جو خرید و فروخت یا ادائیگی یا مطالبے کے وقت وسعت قلبی اور فراخ حوصلگی سے کام لے۔

یاد رفتگان

عزیزہ سردار احمد

محترم میاں شریف احمد صاحب

میرے بڑے بھائی میاں شریف احمد صاحب ابن حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ - تقریباً ۲۵ دن بیمار رہ کر ۵/اکتوبر ۱۹۹۳ء کی صبح پونے چار بجے وفات پا گئے ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ شخص جو کبھی بیمار نہ ہوا تھا اور جو ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا تھا۔ جب اسے دل کا عارضہ ہونے کی اطلاع آئی تو کچھ یقین نہ آیا۔ بہت خواہش ہوئی کہ انہیں لاہور جا کر دیکھوں اور ملوں مگر اپنی کمزوری صحت کی بنا پر نہ جا سکی۔ ان کے ساتھ گزارا ہوا بچپن اور جوانی کا وقت یاد کرتی رہی۔ وہ بچپن سے ہی نمازوں اور صبح کی تلاوت کے پابند تھے۔ بہت خوش الحانی سے تلاوت کرتے' اور اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرز اختیار کرنے کی کوشش کرتے۔ جب سننے والے مماثلت کا ذکر کرتے تو بہت خوش ہوتے۔ اگرچہ مجھ سے دو ڈھائی سال بڑے تھے مگر مجھے اکثر باجی کہہ کر مخاطب کرتے اور بہت محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ میں غور کرتی ہوں تو ان کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو احمدیت کے لئے جوش اور ولولہ تھا۔ جہاں موقع ہوتا ان کی گفتگو خود بخود عقائد احمدیت کی طرف چلی جاتی۔ سلسلہ احمدیہ کی کتب کا وسیع مطالعہ تھا۔ اور ان کا دل چاہتا کہ بچے بھی کتابیں پڑھیں۔ چھوٹے بھائی میاں محمد لطیف کے پاس اسلام آباد جاتے تو اس کے پڑوسی کے بچوں کے لئے بھی جماعت کے اشاعت کردہ کتابچے لے جاتے اور انہیں دیتے۔

ان کی طبیعت بہت صفائی پسند تھی۔ انتہائی کمزوری کے باوجود بیماری میں ہمت اور کوشش کرکے اور سہارا لے کر غسل خانہ جاتے۔ لیٹے لیٹے دعائیں کرتے رہتے۔ ۴/اکتوبر کی شام کو ہسپتال آنے والے سب عزیزوں کو خدا حافظ کہا۔ عشاء کی نماز پڑھی۔ اور نیند ہی میں داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ اے اللہ تو میرے پیارے بھائی کو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائیو۔ بھابھی جان سیدہ ناصرہ بیگم کو صبر جمیل عطا فرمائیو۔ بھائی جان کے بیٹوں منصور اور شکیل اور ان کی پیاری خدمت گزار بیٹی منصورہ کو ہر دکھ تکلیف سے بچا کر رکھیو آمین۔

اے خدا تو ہم سب بہن بھائیوں کو اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

بقیہ صفحہ ۳

پورا ہونے کا ایک دلچسپ اور ایمان افروز تعلق ہے

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے موقع پر حضور انور کے خطابات پہلی بار قادیان دارالامان سے ساری دنیا میں نشر ہوئے اور دنیا کے کونے کونے میں دیکھے اور سنے گئے۔ اس تاریخ ساز واقعہ کے اسباب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اور تقدیر خاص کے نتیجہ میں غیر معمولی حالات میں میسر فرمائے اور یہ پہلو بہت نمایاں ہو کر سامنے آیا کہ مسیح پاک کی (دعوت) کے زمین کے کناروں تک پہنچنے کے سامان خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں گے۔ چنانچہ سیٹلائٹ کے ذریعہ جب اس کی صورت میسر آئی تو اس آسمانی انتظام کا یہ پہلو ظاہری اور معنوی اعتبار سے خوب روشن ہوا۔

قادیان سے بیک وقت (دعوت) احمدیت کے دنیا کے کناروں تک پہنچنے کے اس پر شوکت اظہار کے بعد جب اس (دعوت) کی بازگشت کے قادیان اور ساتھ کے ساتھ دنیا کے کناروں تک پہنچنے کے نئے دور کا آغاز ہوا اور پہلا عالمی جلسہ قادیان منعقد ہوا تو اس کا مقام انگلستان ٹھہرا جس کا ایک علاقہ واقعاتی طور پر "دنیا کا کنارہ" LANDS END ہے اور اسی نام سے ساری دنیا میں معروف ہے۔ امسال دوسرے عالمی جلسہ قادیان کا اعزاز ماریشس کے حصہ میں آیا ہے اور عجیب حسن اتفاق ہے کہ ماریشس میں بھی ایک مقام کا نام "دنیا کا کنارہ" ہے۔ ان دونوں ممالک میں یکے بعد دیگرے عالمی جلسوں کا انعقاد واضح طور پر تقدیر الٰہی کا حصہ نظر آتا ہے۔ اور اس تقدیر کے پیچھے یہ ایمان افروز مضمون بھی جگمگاتا نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا وعدہ نئی سے نئی عظمتوں اور رفعتوں کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ایک مرحلہ کے طور پر (دعوت) احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچی۔ شمال میں بھی یہ نداء پہنچی اور جنوب میں بھی۔ مشرق میں بھی اس پیغام کی اشاعت ہوئی اور دور دراز جزائر میں بھی۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ مرحلہ آن پہنچا ہے کہ دنیا کے کناروں سے اسی خدائی آواز کی بازگشت اور گونج سنائی دے رہی ہے۔ جو زندہ دلیل اور شہادت ہے اس بات کی کہ خدا تعالیٰ نے جو وعدہ اپنے برگزیدہ بندہ کو دیا تھا وہ یقیناً پورا ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ دن دور نہیں جب زمین کے چپہ چپہ سے یہی صدا بلند ہو گی اور اس کی صداقت ہر دل پر نقش ہو جائے گی۔

صفدر نذیر گولیکی

چراغ راہ

چوہدری صفدر نذیر گولیکی شاہد چراغ راہ میں کہتے ہیں۔

(حکایت نمبر۹)

جعفر بن نصیر کہتے ہیں کہ میں جنیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معلوم ہوا کہ بخار میں مبتلا ہیں میں نے کہا استاد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو شفا دے۔ فرمانے لگے کہ کل میں نے دعا کی تھی اور غیب سے آواز آئی تھی کہ "تمہارا جسم ہماری ملکیت ہے۔ ہم اسے بیماری میں مبتلاء رکھیں یا تندرست۔ یہ ہماری مرضی ہے۔ تو کون ہے جو ہمارے اور ہماری چیز کے درمیان دخل اندازی کر رہا ہے۔ اپنے تصرف سے دست بردار ہو جا تاکہ تو ہمارا بندہ کہلانے کا مستحق ہو جائے۔" کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

خستگی نے کر دیا اس کو رگ جان کے قریب
جستجو ظالم کے جاتی تھی منزل دور ہے

ہمیں ہمیشہ راضی بقضائے الٰہی رہنا چاہیے اچھائی ظاہر ہو تو سمجھے کہ فضل نازل ہوا ہے۔ اور تنگی ترشی آئے تو سمجھے کہ میرے ہی کسی گناہ کی پاداش میں ہے۔ یہی اصول ہے دنیا میں جینے کا۔

حکایت نمبر۱۰

کہتے ہیں جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا۔ بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردی چیزیں کھایا کرتا تھا جس سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو منع کیا کرتا تھا۔ مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا۔ اس سے تنگ آکر جالینوس وہاں سے بھاگ کر اپنے وطن چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے۔ تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کر کے اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہاں سے چل نکلا اور جالینوس کے ہاں پہنچا۔ جالینوس نے اسے پہچان لیا اور بادشاہ کی عاجزی اسے پسند آئی۔ تب پوری توجہ سے اس کے علاج میں مصروف ہوا۔ تب خدا تعالیٰ نے اسے شفا دی۔

سبق۔ تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے۔ جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا اسے چاہیے کہ عاجزی اختیار کرے حدیث شریف میں بھی آیا ہے۔

"جو شخص تواضع (عاجزی و انکساری) اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک زنجیر کے ذریعے اسے ساتویں آسمان پر اٹھا لیتا ہے"۔ یعنی اس کا معاشرے میں اور خدا کے نزدیک بلند مقام ہوتا ہے۔

حکایت نمبر۱۱

ایک پرندے کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے مسافر کو رات پڑ گئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔

نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے۔ اس لئے ہم کیا کریں؟ یہ سوچ کر ان میں یہ تجویز قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسے جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا یہ بھوکا بھی ہو گا۔ اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ جو ان کے گھونسلے سے مسافر نے جلائی تھی) تاکہ ان کے گوشت کے کباب سے ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔

سبق۔ مہمان خدا کی رحمت ہوتا ہے اس کی خدمت کرنا اس کا اچھی طرح خیال رکھنا اس کے لئے ہر طرح کی سہولت بہم پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کی خوب خوب خاطر داری فرمایا کرتے تھے۔ خواہ وہ مسلمان ہوتا یا کسی دوسرے مذہب سے۔ پس جب بھی آپ کے ہاں کوئی مہمان آئے۔ آپ اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہیں۔ اس کی مہمان نوازی کیجئے اور ثواب کمائیے۔

نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہاں سے دوسرے جہاں میں پہنچ گیا ہوں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

کشمیر/اقوام متحدہ کی قراردادیں

لارڈ ایرک ایوبری برطانوی پارلیمنٹ میں انسانی حقوق کی پاسداری کی تمام پارٹیوں کے چیئرمین ہیں۔ وہ پہلے بھی کئی دفعہ پاکستان آچکے ہیں اور اب بھی جب گزشتہ دنوں آئے ہوئے تھے تو انہوں نے اس تشویش کا اظہار کیا کہ ہندوستان مقبوضہ کشمیر میں ایمنسٹی انٹرنیشنل وغیرہ کو جانے کی اجازت نہیں دیتا اس دفعہ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ چونکہ ہندوستان کی طرف سے انسانی حقوق کی پامالی کی جارہی ہے اور اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے کشمیر کے متعلق جو ریزولیشن ہیں ان پر عملدرآمد نہیں کروایا جارہا اس لئے ہندوستان پر اسلحہ کے سلسلے میں اقوام متحدہ کو پابندی لگانی چاہئے۔ لارڈ ایوبری کا یہ دورہ حالات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے کیا گیا تھا۔ انہوں نے پہلے بھی کئی بار اس بات پر زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیکورٹی کونسل کی یہ قراردادیں ابھی تک اسی طرح موثر ہیں جس طرح پہلے روز موثر تھیں بلکہ اس سلسلے میں یہ کہا جانا چاہئے کہ اقوام متحدہ کی قراردادیں سوائے اس کے کہ اقوام متحدہ انہیں خود منسوخ کردے کبھی غیر موثر نہیں ہوتیں۔ مسٹر جے۔ این۔ ڈکشٹ جو وزارت خارجہ بھارت کے سیکرٹری ہیں کا کہنا کہ اب یہ قراردادیں غیر موثر ہوگئی ہیں ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی کے ساتھ گزشتہ سال انہوں نے ملاقات کی تھی تو انہوں نے بھی اس بات کی توثیق کی تھی۔ کہ اقوام متحدہ کے تمام ریزولیوشن جن کا کشمیر کے ساتھ تعلق ہے اور جن پر کبھی عمل درآمد نہیں ہوا وہ ابھی تک موثر ہیں لارڈ ایوبری کا خیال ہے کہ جب تک ہندوستان پر اقوام متحدہ اور سیکوریٹی کونسل کی طرف سے دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ جو کسی نہ کسی سزا کی صورت میں ہونا چاہئے۔ اس وقت تک ہندوستان ان قراردادوں کو غیر موثر قرار دیتا رہے گا۔

☆★☆

پاکستان۔وسطی ایشیا

پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی جو جمعہ کے روز وسطی ایشیاء کے دورے پر روانہ ہوئے نے روانگی سے قبل کہا کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ وسطی ایشیا میں پاکستان کو اسی سطح پر لاسکیں جہاں اس وقت ہندوستان ہے۔ آپ کا یہ دورہ آٹھ روزہ ہے اور اس دورے میں آپ کو ازبکستان ترکمانستان اور قازقستان جانا ہے۔ آپ نے ایک انگریزی اخبار سے باتیں کرتے ہوئے کہا اگر ہم وسطی ایشیا میں اپنی طاقت کو یا اپنے اثر کو ہندوستان کی حد تک لاسکیں تو ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ وسطی ایشیا کی ریاستوں کے ساتھ دوستی یا انہیں اپنا شریک کار بنانا تو ایک لمبا عرصہ چاہتا ہے لیکن یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ہماری طرف سے خاصی محنت کے ساتھ اسی مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گزشتہ ایام میں پاکستان نے وسطی ایشیا کی ریاستوں کو نظر انداز کیا ہے۔ جب کہ اس کے مقابلہ پر ہندوستان نے اپنی دوستی ان ریاستوں سے خاصی زیادہ مضبوط کرلی ہے۔ سردار آصف احمد علی نے کہا کہ ہم خدا کے فضل سے اس خلیج کو پاٹ لیں گے اور ہمارے بھی ان کے ساتھ ایسے ہی اچھے تعلقات ہو جائیں گے جیسے کہ کسی اور ملک کے ساتھ ہیں انہوں نے کہا کہ بعض علامتیں ہماری دوستی کی طرف اشارہ کرتی ہیں مثلاً ازبکستان کے صدر اسلام قاری نوف نے نئی دہلی کا دورہ کرتے ہوئے کشمیر کے معاملے میں ہندوستان کی پالیسی کی حامی نہیں بھری۔ بلکہ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دو طرفہ گفتگو ہونی چاہئے اور اس گفتگو کے سلسلے میں مقبوضہ کشمیر کے حالات بہتر بنائے جائیں سردار آصف احمد علی نے کہا کہ میں اب اپنے دورے کے دوران انہیں بتاؤں گا کہ ہندوستان اور پاکستان نے جو حالیہ مذاکرات کئے ہیں وہ ہمیں کس نتیجہ پر پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ازبکستان نے نئی دہلی کے ساتھ پھر معاہدے کئے ہیں لیکن یہ بات ہمارے لئے یہ باعث تشویش نہیں ہے۔ ہندوستان کے ساتھ ان کے اگر ۶۰۰ معاہدے بھی ہو جائیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ کہ جغرافیائی لحاظ سے پاکستان کو اس معاملے میں برتری حاصل ہے۔

نرسیمہا راؤ کی امید

گزشتہ روز بھارت کے وزیر اعظم پی۔ وی۔ نرسیمہا راؤ نے کہا کہ وہ اس بات پر پر امید ہیں کہ کشمیر کا تنازعہ حل ہو جائے گا۔ اگرچہ انہوں نے اس کی تفصیل تو بیان نہیں کی لیکن یہ کہہ کر کہ عنقریب یہ تنازعہ حل ہو جائے گا۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی گفت و شنید چاہے کیسی بھی ہو کسی حد تک مفید ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ ان کی حکومت اس ارادے پر پکی ہے کہ ریاست میں جمہوری نظام قائم ہو۔ مسٹر نرسیمہا راؤ ایک عوامی اجتماع سے خطاب کررہے تھے (آندھرا پردیش میں) انہوں نے کہا انہیں اس بات کا یقین ہے کہ باوجود اس کے کہ جو کچھ مقبوضہ کشمیر میں ہو رہا ہے۔ اسے مختلف پہلوؤں سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی حکومت عنقریب وہاں جمہوریت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے کئی حساس مسئلوں کو حل کرلیا ہے۔ ان کا اشارہ درگاہ حضرت بل کی طرف تھا۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ حکام کی محنت اور لگن کا نتیجہ ہے انہوں نے مسلح مزاحمت کا بھی ذکر کیا اور کہا اس مذہبی مقام کو مسلح افراد نے اپنے قبضہ میں کیا ہوا تھا۔ لیکن آخر کار انہیں ہتھیار ڈالنے پڑے اور اس بات کی ضرورت پیش نہیں آئی کہ وہاں فوج حملہ کرتی مسٹر نرسیمہا راؤ نے اپنی حکومت کی کئی دیگر کامیابیوں کا بھی ذکر کیا۔

اپنی مدد آپ کے تحت مسجد کی تعمیر

گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول ڈسکہ کی اپنی مدد آپ کے ذریعے تعمیر کی جانے والی ایک مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے ڈائریکٹر تعلیم گوجرانوالہ ڈویژن (سکولز) نے بتایا کہ سکول کے سربراہوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ سکول کے دوران نماز کا انتظام کریں باقاعدگی کے ساتھ قرآن مجید ناظرہ پڑھایا جائے۔ ڈائریکٹر موصوف نے گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول ڈسکہ کی ہیڈ مسٹریس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کا یہ بہادرانہ اقدام دوسرے تعلیمی اداروں کے لئے ایک مثال ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی باتیں بہتر کردار کی طرف رہنمائی کرتی ہیں ڈائریکٹر موصوف نے کہا کہ سکول میں اس طرح مسجد کا تعمیر کرنا ایک سنہری مثال ہے۔

افغان خانہ جنگی

بتایا گیا ہے کہ افغان حکومت کے جیٹ بمباروں نے کابل کے پرانے بالاحصار قلعہ پر اس لئے بم برسائے کہ سابق کمیونسٹ اسلحہ برداروں کے مرکز کو تباہ کیا جاسکے کیوں کہ یہ لوگ صدر برہان الدین ربانی کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ حکومت کے فوجی دستوں اور جنرل عبدالرشید دوستم جو ایک بھاری دھڑے کے سربراہ ہیں کے فوجی دستوں کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے اس لڑائی کی وجہ سے کابل کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ دونوں نے ایک دوسرے پر راکٹ برسائے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ چھ دنوں سے آپس میں یہ مقابلہ جاری ہے۔ ایرانی سفارت کاروں نے کوشش کی ہے اور یہ ان کی دوسری کوشش تھی کہ وہ دونوں میں صلح کرا کے جنگ بندی کا اعلان کرا دیں۔ لیکن کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ سال نو کے آغاز سے جنگ شروع ہوئی اور اس جنگ میں تقریباً ۳۰۰۰ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ سینکڑوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں پہلے گلبدین حکمت یار اور پروفیسر ربانی کی فوجوں کے درمیان لڑائی ہوتی رہی ہے۔ اور اب کہا جاتا ہے کہ حکمت یار کی فوجوں کے دستے تو خاموش ہیں لیکن دوستم نے پورا زور لگا دیا ہے کہ برہان الدین ربانی کی حکومت کا تختہ الٹ دیں۔ بظاہر تو پروفیسر برھان الدین ربانی کو بالا دستی حاصل ہے لیکن جنگ مختلف اوقات میں مختلف دھڑوں کے حق میں جاتی رہی ہے اور اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ اب بھی صدر مملکت کی بالا دستی کتنی ہے اور کب تک جاری رہے گی۔

تحریک جدید کے بارے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا۔ اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی اسے اپنے فضل سے پوری کرے گا۔ یہ اسی کا کام ہے اور اس کی رضامندی کے لئے میں نے یہ اعلان کیا ہے۔ زبان گو میری ہے مگر بلاوا اسی کا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مبارک محمود احمد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴- جنوری ۱۹۹۴ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- نومولودہ تحریک وقف نو میں شامل ہے- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "کاشفہ محمود" عطا فرمایا ہے-

اللہ تعالیٰ عزیزہ کو خادمہ دین بنائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے-

اعلان دار القضاء

○ (مکرم طاہر احمد خان صاحب بابت ترکہ مکرم محمد ایوب خان صاحب)

مکرم طاہر احمد خان صاحب وغیرہ ورثاء مکرم محمد ایوب خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ موصوف .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا ان کا پلاٹ نمبر۱۸/ ۱۷ محلہ دار الصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ ہماری والدہ محترمہ عصمت بیگم صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے- ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

۱- محترمہ عصمت بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲- محترمہ شوکت صاحبہ (بیٹی)
۳- محترمہ کرامت صاحبہ (بیٹی)
۴- مکرم ناصر احمد خان صاحب (بیٹا)
۵- مکرم ظاہر احمد خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

دعائے نعم البدل

○ مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا چھوٹا بیٹا قاسم راحیل احمد عمر دو سال مورخہ ۹۴-۱-۵ کو .قضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے- اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور والدین کو صبر جمیل سے نوازے-

تبدیلیٔ نام

○ میں نے اپنا نام نسیم بیگم سے بدل کر نسیم اختر رکھ لیا ہے- آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

نسیم اختر زوجہ محمود احمد بٹ
مکان نمبر ۷ ۲ گلی نمبر ۲۱ چاہ میراں
عزیز روڈ- لاہور

بقیہ صفحہ ۱

فرمایا اور دعا کروائی جس میں مقامی احباب بھی شریک ہوئے- عزیز محمود احمد اشرف صاحب اور عزیزہ امتہ القدوس فائزہ صاحبہ دونوں حضرت مولانا عبد الرحیم درد صاحب کے نواسی اور نواسے ہیں- نیز عزیزہ فائزہ حضرت مولوی عبد اللہ سنوری صاحب کی پڑنواسی بھی ہیں-

اگلے روز مورخہ ۳۱- دسمبر ۱۹۹۳ء دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے سبزہ زار میں ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین شریک ہوئے- اختتام پر محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب نے دعا کروائی- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت و رحمت بنائے-

بقیہ صفحہ ۳

عیسائی اسی نکتہ کو نہیں سمجھتے

اسی سلسلہ میں میں نے ایک سوال دریافت کیا کہ امامت کے لئے کون سا عمل ہے- فرمایا امامت تو (-) کی نیابت کا نام ہے اور یہ دونوں وھبی ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ اس فضل الٰہی کی جاذب خدمت بنی نوع انسان ہے اور یہ جذبہ بداء شباب سے میرے اندر موجود ہے کہ بلا لحاظ فرق و ملل، ملک و قوم بنی نوع انسان کی خدمت کروں اور عام فیض پہنچاؤں جو علمی رنگ میں بھی ہو اور عملی رنگ میں بھی"

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں "یہ میرے الفاظ ہیں- اس وقت غالباً میں نے کسی مضمون میں لکھ بھی دیا تھا غرض "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" کا قول درست ہے اور ہر ایک بنی نوع انسان کا خادم اپنے اپنے دائرہ عمل و قابلیت و ضرورت حقہ کے مطابق اس کا اجر پاتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں لوگوں کا مخدوم بن جاتا ہے"

For All Kinds Of Jewellery
SHARIF GOLD SMITH
Rabwah. ☎ 649

JAM JELLY MARMALADE

the most delicious form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED
Lahore - Karachi

adcon

خبریں

ربوہ : ۱۳-جنوری- کل بارش کے بعد سے مطلع ابر آلود ہے- سردی بڑھ گئی ہے درجہ حرارت کم از کم ۸ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۱۶ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ کابل کی صورت حال خوفناک ہو چکی ہے- پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ جنگ بند کر دی جائے- متحارب گروپوں سے مسلسل رابطہ ہے- جنگ بندی کے بعد مذاکرات کا طریقہ کار اور فارمولا طے کیا جا سکتا ہے- دفتر خارجہ نے کہا کہ پاکستان کے پاس نہ تو ایٹمی ہتھیار موجود ہیں نہ بنانا چاہتا ہے- اعلیٰ ترین سیاسی سطح پر یہ فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام پر امن رکھے گا-

○ حکومت نے مزدوروں کے لئے اہم اصلاحات کرنے کا فیصلہ کیا ہے- اس کے مطابق یومیہ اجرت اور کنٹریکٹ پر کام کرنے والوں کو بھی مکمل تحفظ دیا جائے گا- مین پاور رجسٹریشن اتھارٹی قائم کی جائے گی- چھ یا اس سے زائد ملازمین والے اداروں کو لازما" رجسٹریشن کرانا ہو گی- محنت کشوں کے لازمی بیمہ کا قانون نافذ کیا جائے گا- یہ لیبر پالیسی آئندہ سال سے نافذ ہو گی-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ہم کشمیر کے بارے میں اپنے موقف پر مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں- کشمیریوں کی اخلاقی اور سیاسی حمایت جاری رہے گی- صدر سے امیر جماعت اسلامی کی ملاقات میں پاک بھارت مذاکرات پر غور کیا گیا-

○ افغانستان میں اقوام متحدہ کی امن فوج بھیجنے کا خیال ظاہر کیا جا رہا ہے- بدترین خانہ جنگی اور بڑے پیمانے پر شہری آبادی پر بمباری کے روکنے کے لئے ایسا کرنا ناگزیر ہو گیا ہے-

○ طویل خشک سالی کے بعد ملک کے بیشتر علاقوں میں دور دور تک بارش ہوئی- بالائی سندھ میں شدید سردی سے ۱۰- افراد ہلاک ہو گئے- اندرون سندھ برفانی ہواؤں کے باعث کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا- بہت سی جگہوں پر بارش نے تباہی مچا دی- صوبہ پنجاب میں بھی بارش ہو رہی ہے-

○ سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اگر میں نے نادھندگان کے بارے میں ثبوت پیش کر دیئے تو کوئی زرداری' مزاری' لغاری اور نوابزادہ نہیں بچے گا- سینٹ کی ڈپٹی چیئرپرسن نے نادھندگان کے ثبوت ایوان میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی- چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ میں یہ ثبوت شیر افگن اور نصیر اللہ بابر کو دے آیا ہوں-

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ کشمیر پر عالم اسلام نہیں حکومت پاکستان بے حس ہے جس نے اقوام متحدہ سے قرارداد واپس لے لی ہے- انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کی آزادی کے لئے تحریک پاکستان میں بھی چلنی چاہئے- انہوں نے کہا کہ وفاق اور پنجاب حکومتوں کی ساخت ہی میں شکست رچی ہوئی ہے- ان کی کوئی پالیسی ملکی مفاد میں نہیں ہے- حکومت کو کشمیر ایٹمی پروگرام اور اسلامائزیشن پر سودے بازی نہیں کرنے دیں گے-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم نے انتظامیہ کو فری ہینڈ دے دیا ہے- کوئی رکن اسمبلی دخل اندازی نہیں کر سکے گا- ہم چاہتے ہیں کہ انصاف کی فراہمی منشیات اور چوری ڈکیتی کے خاتمہ اور امن و امان کو ممکن بنایا جا سکے- اور ملزموں سے سختی سے نبٹا جا سکے- جب ایس ایچ او صاحبان ایس پی کے مرضی کے ہونگے تو باز پرس بھی انہی سے ہو گی-

○ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے ایم کیو ایم حقیقی کو حکومت میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے- ابتداء میں تین مشیر حقیقی گروپ سے لئے جائیں گے- ادھر ایم کیو ایم نے پیپلز پارٹی سے مایوس ہو کر متحدہ اپوزیشن سے رابطے تیز کر دیئے ہیں-

○ حکومت پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر مخدوم فیصل صالح حیات نے کوٹ لکھپت جیل پر اچانک چھاپہ مارا اور جیل کی ناقص صورت حال دیکھ کر سپرنٹنڈنٹ سمیت ۹- ملازمین کو معطل کر دیا گیا- بعض ملازمین کے خلاف بدعنوانی کے مقدمات درج کرنے کے حکم دے دیا گیا- مشیر اعلیٰ نے تمام ٹھیکیدار بلیک لسٹ کر دیئے-

○ کابل پر تین فضائی حملوں کے بعد پورا شہر شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا- صدر ربانی کی مخالف فوجوں کے جیٹ طیاروں نے صدارتی محل اور سرکاری فوج کے اڈوں کو بھی نشانہ بنایا-

○ صدر پاکستان نے کرکٹ کنٹرول بورڈ توڑ دیا ہے- انتظامیہ کو برطرف کر دیا گیا ہے- اور جاوید برکی کی سربراہی میں ایڈھاک کمیٹی قائم کر دی ہے-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ فلور کراسنگ کے آرڈیننس کا انحصار اپوزیشن کے رویئے پر ہے- ہم آٹھویں ترمیم کا خاتمہ چاہتے ہیں' خواتین نشستوں کی بحالی چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ کئی اپوزیشن اراکین نے ہم سے رابطہ کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ان ترامیم کے خاتمے کے لئے حکومت کا ساتھ دینا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ میں جلد کابینہ مکمل کروں گی- ہمارے وزراء زیادہ کوالیفائیڈ ہیں وہ نادھندگان میں سے نہیں اور لوٹ مار میں بھی ملوث نہیں-

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے الطاف حسین سے مرتضٰی جیسا سلوک ہو گا- نواز شریف سے بھاری اخراجات کا حساب لیا جائے گا- سی بی آر ان سے حساب لے گا کہ انہوں نے اتنی بھاری رقم کا انکم ٹیکس کلیئر کر دیا تھا یا نہیں- انہوں نے کہا کہ فوج مارچ تک سندھ میں رہے گی اس کے بعد پولیس اور رینجرز انتظام سنبھال لیں گے-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ماں ہو یا بھائی جو بھی قانون کی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف کارروائی ہو گی جب کوئی قانون ہاتھ میں لیتا ہے تو میں بے بس ہو جاؤں گی- انہوں نے کہا کہ المرتضٰی کی چھت سے فائرنگ کی گئی- انہوں نے کہا کہ "بیگم زرداری" لکھوں تو اس سے کیا فرق پڑے گا؟ پیپلز پارٹی کی لیڈر نہیں رہوں گی یا ملک کی وزیر اعظم نہیں رہوں گی؟ مجھے کوئی عورت سمجھ کر خوفزدہ کرنے کی کوشش کرے گا تو منہ کی کھائے گا-

○ پہلی بارش سے آدھا لاہور تاریکی میں ڈوب گیا- پنجاب اور بلوچستان سرد ہواؤں کی لپیٹ میں آ گئے ہیں- لاہور' سیالکوٹ' بہاولنگر' فیصل آباد راولپنڈی مری سرگودھا سمیت اکثر مقامات پر بارش ہوئی-

○ ایک فرانسیسی رسالے نے لکھا ہے کہ سلمان رشدی برطانیہ کا جاسوس ہے اس نے متنازعہ کتاب برطانوی جاسوسی ادارے کے حکم پر لکھی برطانیہ رشدی کے حفاظتی اقدامات پر سالانہ ۳۰ لاکھ فرانک خرچ کرتا ہے-

○ راولپنڈی میں گیارہ افراد کے روپوش قاتل نے کسی ذریعے سے پولیس کو پیغام بھیجا ہے کہ میں دو اور قتل کر کے گرفتاری دے دوں گا بچ جانے والے افراد خاندان کے گرد پولیس نے حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے ہیں-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی میں بحران کی افواہیں اڑانے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں- پنجاب میں معاملات بالکل ٹھیک ہیں- وٹو بالغ نظر اور تجربہ کار سیاستدان ہیں- ہمارا ایک سینئر ممبر وہاں ہے- نواز شریف پیسے کے لئے سیاست کرتے ہیں جبکہ ہم نے سیاست پر پیسہ خرچ کیا ہے-

○ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ مردم شماری فوج کی نگرانی میں ہو گی-

○ ایک سابق صوبائی وزیر نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے ۳۳- اراکین پنجاب اسمبلی نے اپنا علیحدہ گروپ بنا لیا ہے- جب اراکین کی تعداد ۵۴ ہو جائے گی تو اس کا باقاعدہ اعلان کر دیا جائے گا-

○ تہران میں برطانیہ کے سفارت خانے پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس سے عمارت کو نقصان پہنچا-

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
• مدر ٹنکچر • پوٹینسیاں • اور بائیوکیمک کی تمام ادویات، خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ • شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ پاکستان
فون: آفس ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ ابع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۱۴- مال روڈ - لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲، ۷۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۹۸۰، ۷۲۳۱۶۸۱

حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام ۲۰/- ۴۰ گرام ۴۰/- | اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے | زوجام عشق خاص ۶۰/- روپے | روشن کاجل ۵/- روپے | تریاق معدہ ۱۲/- روپے ۲۴/- روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴، ۲۱۲۴۳۴